بسم اللہ الاول الآخر الرحمان الرحیم

الخمر والمیسر

معرفت: خطیب جامع مسجد حضرت الشیخ الجامع رحمہ اللہ
محلہ ملوک شاہ، گھوٹوی روڈ، بہاولپور کینٹ

مصنف: محمد نبراس

اعوذبالله من الشیطٰن الرجیم• بسم الله الرحمٰن الرحیم•

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ .(البقرہ)

السابق: الخمر:

ہم بہت کچھ پڑھکر معلوم کرتے رہتے ہیں۔ بہت کچھ سن کر۔اور بہت کچھ دیکھ کر۔ ہماری عقل بہت کچھ سوچتی اور نتائج پیدا کرتی رہتی ہے۔ہمیں چاہئے کہ حصول علم کا ذریعہ کوئی سا بھی ہو، پرکھ اور جانچ کو اپنی عادت بنالیں، پھر جو کچھ دینِ حق ''اسلام'' کی کسوٹی پر پورا اترے اسے قبول بھی کریں اور عمل بھی.

مضمونِ زیرِ نظر سے مطالعہ میں آنے والے خصوصی الفاظ کے معانی ومطالب کا تعارف حاصل کرنا قاری کے ذہن کو قبول کرنے کیلئے تیار کریگا اور وہ خود کو روبہ عمل لانے پر بآسانی آمادہ ہونگے۔

خصوصی الفاظ؛ معانی ومطالب:

نص: ماسیق الکلام لاجلہٖ: [مقصدِ کلام۔] قطعی: مایمنعک عن الشکِ والریب [شک وانکار سے مانع]

دلالت: کسی چیز کیطرف رہنمائی۔ استدلال: دلیل پکڑنا، نتیجہ نکالنا۔

دلیل: جس سے رشد وھدایت ملے۔ ثبوت: ثابت کرنا، {واقعی ہے/واقعی نہیں ہے}

صریح: واضح، لفظوں میں موجود/ معنیٰ بیّن طور پر عیاں۔

اَنصاب: کھڑی کی جانے والی چیزیں، بت جن کیے لئے قربانی دی جائے۔

الاثم: گناہ، جرم۔ ازلام: فال کے تیر/ پانسے۔

رِجس: وہ گند جس سے گِھن آئے۔ شیطان: سرکش، شرارت پسند۔

اجتناب: ہٹانا، بالکل دور رہنا۔ اِنتِہاً: بالکل رک جانا، آخری حد۔

فلاح: کامیابی، خوشحالی، نجات۔

صحابی: وہ مسلمان جسے رسول اللہ ﷺ سے باریابی حاصل ہوئی (آپکی ۶۳ سالہ زندگی میں)

خمر: انگوری شراب، چھپانا، بغض رکھنا، غافل کرنا۔

علّتِ مشترکہ: قرآن/حدیث میں، کسی چیز کے حکم کی وہ وجہ جو کسی اور چیز میں بھی پائی جائے۔

قیاس: ؎ ؎ ؎ آئے ہوئے کے مطابق کسی دوسری چیز کا حکم بوجہ علّتِ مشترکہ۔

عرضِ ذوقدرِ:

عظیم ترین کام خود کی پہچان۔(مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ جو فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ کی تعمیل ہے۔)

یہ کارنامہ انسان نے کر دکھایا۔(فَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ. اسکا اعتراف ہے ایک طرف اسکی کمزوریاں (خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفا) دوسری طرف اسکیلئے اظہارِ محبت (انه کان ظلوماً جَهُوْلًا)۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ اسکے بدترین دشمن کی سازشوں کی طرف نظر کر کے یوں کہا اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ(جو اس کیلئے بہترین تنبیہ ہے) مگر حقیقی مالک (خَلَقَ الْاِنْسَانَ) نے اِسکا ہاتھ اُسکے ہاتھ میں دیدیا، جسکے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا (یَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ) تو انسان نے منزلِ مقصود کی طرف قدم بڑھایا۔(امنوا و عملو الصالحات ثم اسْتَقَامُوْا) اپنی کمزوریوں پر قابو پایا (اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ...)

اور دشمن کو زمین چٹا کر اسپر غالب آیا (کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ) تو دشمن خاک بہ سر ہوا (نَکَصَ عَلٰی عَقِبَیْهِ۔)

اُس یدُ اللہ ﷺ نے اِسپر کلام اللہ کا شامیانہ تان دیا (قد ترکت فیکم ،اِنْ اعتصمتم به لن تضلّوا کتاب الله)، اسکے گرد اپنی گفتار کی قناطیں (یُعَلِّمُکم..و.. ما لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ) اور اسکے آگے اپنے بے داغ کردار کا سراجِ منیر رکھ کر کہا: اِتَّبِعُوْنِیْ! ،قد لبثتُ فیکم عُمُراً من قبله۔ یوں یہ مشتِ خاک (خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِیْنٍ) پیرِ وِصاحبِ لولاک (مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ) بن کر نجم الھدٰی (اصحابی کالنجوم..) بنا، جسکی لو آج بھی سوءِ منزل راہ دکھا رہی ہے (اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰیهُمُ اقْتَدِہْ)

اور بیانِ نُعمانؒ (رُبَّ مبلَّغٍ اوعیٰ من السامع) پیشواءِ اھلِ ایمان (..اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ) حقّا کہ وہ امامِ محبوبانِ الٰہ (یُحْبِبْکُمُ الله) و تلمیذ مقرّبانِ خاتم الانبیاءؑ (اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ) جو سابقون اہل دار النعماء (فی جَنّٰتِ النَّعِیْمِ) محافظِ مفاہیمِ وراثتِ رسولِ اللہ (العلماء ورثۃ الانبیاءؑ) و وضاحتِ کلام اللہ، احادیثِ رسول اللہ ہے

کمزور انسان کی کمزوریاں (خَلَقَکُمْ مِنْ ضُعْفٍ) اسکے اللہ کی یاوریاں (اَیَّدَكَ بنصرہ)، بشارتوں کی پھر برسات (فَبَشِّرْ عِبَادِ، الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ) اور غیر مختتم نعم والی جنّات (ھی دارُ القرار)۔ انسان کی سعی مشکور (کَانَ سَعْیُکُمْ مَشْکُوْرًا) اور رب کی طرف سے شرابِ طہور (وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا)

یہ سب ہمیں اپنے اندر جھانکنے (حَاسِبُوْا قبل اَنْ تُحَاسَبوا۔ الحدیث)[پکڑے جانے سے پہلے ہی

اپنے حال پر غور کرلو!] اور دوسروں کیلئے کچھ کرنے (وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ٥) پر اُکساتی ہے لٰہذا اس کمزوری پر، جو نعمتِ خداوندی ''شرابِ طہور'' سے محرومی (**من شرب حرم الله فی الآخرة**)

کا سبب بن سکتی ہے۔ **یہ پیش کش** بہت قابلِ توجہ ہے۔ ص۔۳)

پینا اور پلانا:

ایمان لانے سے پہلے اکثر لوگ پیتے تھے کوئی عیب نہ عار۔ سوائے چند کے جن میں ابوبکرٍ الصدیق الاکبر عبیداللہ بن عثمان، امام ذوالنورین عثمان بن عفان اور العباس بن مرداس رضی اللہ عنہم مشہور ہیں۔ انہی کا قول ہے: **ماانا بآخذ جھلی بید فادخل جوفی ، ولا ارضی ان اصبح سید قوم وامسی سفیھم** [میں ایسا جاہل نہیں کہ اپنے ہاتھ سے خمر اپنے پیٹ میں ڈالوں، اور نہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں اوقات صبح میں سردارِ قوم (عقلاء) ہوؤں اور شام ہوتے ہوتے احمق بن چکا ہوؤں۔]

مکی زندگی کے دوران یہ آیت نازل ہوئی تھی: ''وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا'' وکان المسلمون یشربونھا وھی حلالٌ لھم (تفسیر کبیر) [انگور اور کھجور جیسے پھلوں سے تم لوگ تیار کرتے ہو غشی لانے والا مشروب اور عمدہ چیزیں (کھانے پینے کی) مسلمان وہ نشہ آور مشروب پیا کرتے تھے کیوں کہ وہ انکے لئے حلال تھا۔]

مسلمانوں کے لئے مسکر اور رزقِ حلال میں کیا حرج تھا اور کیا رکاوٹ۔ جب انکے اللہ تعالیٰ نے حلال رکھا تو کون روکنے والا؟ سوائے اسکے کہ بعد الہجرۃ الی المدینہ، ایک دن حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ کی دعوت کی۔ چنانچہ تفسیر کبیر میں ہے: انّ جماعۃ من افاضل الصحابۃ، صنع لھم عبدالرحمٰن بن عوفٍ رضی اللہ عنہ طعاماً وّشراباً حین کانت الخمر مباحاً لھم۔ فاکلوا وشربوا۔ فلما ثملوا جآء وقت صلٰی المغرب فقدموا احدھم لیصلیٰ بھم۔ فقرأ۔ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَاَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ٥ فنزلت ہذہٖ الآیت ای لاتقربوا الصلوٰۃ... [بڑے رتبہ والے صحابہ کی ایک جماعت کے لئے حضرت ابن عوف نے کھانے پینے کا اہتمام کیا۔ اس زمانہ میں خمر جائز تھی۔ کھاپی کر مخمور ہوگئے تو نماز مغرب کا وقت ہوگیا۔ امامت کیلئے اپنے میں سے ایک کو آگے بڑھایا اسنے نماز میں، اعبد ماتعبدون وانتم عابدون مااعبد پڑھ دیا۔ تو اسپر آیت ...لاتقربوا الصلوٰۃ...نازل ہوئی۔

تفسیر خازن میں ہے، ''حتیٰ تعلموا ماتقولون'' سبب نزول ھذہ الآیت ماروی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال: صنع لنا ابن عوف طعاما۔ فدعانا، فاکلنا وسقانا خمرا، قبل تحریم الخمر۔ فاخذت منا، وحضرت الصلوۃ فقدمونی

فقرئت قل یآ ایہا الکافرون. اعبد ما تعبدون. ونحن نعبد ما تعبدون فخلت۔ فنزلت.. لاتقربوا الصلوٰۃ وانتم سکٰری حتیّٰ تعلموا ما تقولون..(ترمذی وقال حسن غریب) واخرج ابوداوٗد ولفظہٗ: انّ رجلاً من الانصار دعاہ وابن عوف فسقاہما قبل ان تحرم۔ فحضرت الصلوٰۃ فامّہم علی فی المغرب۔ فقرأ قل یآ ایھا الکافرون فخلط فیھا۔ فنزلت الاٰیۃ ..لاتقربوا الصلوٰۃ..(خلاصۃ الکلام: [کھانا، پینا ہوا، خمار کی حالت میں نماز کی امامت سیدنا علی نے کی اور قرأۃ میں خلط ہوا جسپر آیت آئی کہ نشہ میں نماز منع کی گئی] اور ابوداوٗد میں ہے کہ انصاری کی دعوۃ کھا کر نماز مغرب کی امامت کرتے ہوئے حضرت علی اعبد ما تعبدون. ونحن نعبد ما تعبدون پڑھ گئے تو لاتقربوا الصلوٰۃ نازل ہوئی لکھا: انّما کان قبل تحریم الخمر۔

اس موضوع پر تفسیر روح المعانی نے دو روایتیں درج کیں اور قرائت میں خلط کا ذکر کرتے ہوئے امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کا نام لکھا۔ اور تفسیر نعیمی نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

حرمت کے تدریجی مراحل:

حرمتِ خمر کے بارہ میں حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت امام ابوداوٗد، حضرت امام ترمذی اور حضرۃ امام ابن حاتم (رضی اللہ عنہم) نے فرمایا: حضور خاتم الانبیأ معصوم عن الذنب والاثم والخطأ سیّدنا محمد رسول اللہ احمد آخر الانبیأ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ نجوم الھدیٰ وبارک وسلم کے عہد نزول الوحی من السمأ میں لوگ اپنی روزمرہ زندگی میں ہر طرح کی شراب بے دھڑک استعمال کرتے تھے۔ کیوں کہ قرآن نے فرمایا: مِنۡ ثَمَرَاتِ النَّخِیۡلِ وَالۡاَعۡنَابِ تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡهُ سَکَرًا وَّرِزۡقًا حَسَنًا [کھجور اور انگور سے تم منشیات اور رزق حسن حاصل کرتے ہو] اس زمانہ تک منشیات کی ممانعت وحرمت نہیں ہوئی تھی۔

اُس زندگی میں بعض ایسے واقعات پیش آئے جنہوں نے حضرت عمر جیسے فطین شخصیّت (محدثِ ملتِ احمدِ مصطفٰے) کو چونکا دیا۔ انہوں نے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ شراب وجوا کے سبب بے عقلی کا عنوانِ نا ملائم لاتے تھے۔ یوں ایک طرف تو انکی سبکی ہوتی، دوسری طرف مال بھی ضائع ہوتا۔ تو حضرت عمر، زبیر چند دیگر صحابہ رسول اللہ ﷺ سے اسکے بارہ میں بات کرنے آئے۔ اسپر یَسۡئَلُوۡنَکَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ... نازل ہوئی آیت میں بتایا کہ لوگوں کیلئے اسمیں بڑا نقصان اور بہت سے مفادات ہیں۔ ساتھ ہی فرمایا: اِثۡمُهُمَا اَکۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِهِمَا، انکا نقصان، انکے فائدہ سے بڑا ہے۔ (گناہ بھی نقصان ہی ہوتا ہے۔) امام رازی نے لکھا: فشربہا قوم وترکہا آخرون [تو اس میں کچھ شاغل رہے کچھ غافل]۔ پھر جب نماز کے واقعات پیش آئے تو

اوقات الصلوۃ میں نشہ آور کے ترک پر ذھن کو آمادہ کیا اور فرمایا:..لَاتَقرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنتُم سُکَارًا..

[حالتِ نشہ میں نماز سے دور رہو۔]

ایک بار یوں ہوا کہ حضرت عُتبان بن مالک نے چند صحابہ کی دعوت کی۔اس دوران فضیلتِ مہاجرین و فضیلتِ انصار پر بحث ہوگئی۔جس میں جوش پیدا ہوا،خمارِ بنتِ رز کے سبب حضرت عبدالرحمان کے زخم آئے یہ بات بارگہِ نبوت میں پہنچی۔اس موقع پر حضرت عمر نے پھر دعاٗ مانگی:الھم بین لنافی الخمر بیاناًشافیاً! [اے اللہ خمر سے متعلق ہمیں واضح وکافی ارشاد سے سرفراز فرما]آپکی دعاٗ نے بارگہِ الٰہ شرفِ قبول پایا اور کلام اللہ العظیم نے نزول فرمایا:یَاَیُّھَاالَّذِینَ اٰمَنُو اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ...رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ...ان آیتوں کے نزول پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا:انتھینایارب تو دیگر صحابہ بھی بولے:الھم قد انتھینا. اس حدیث کو متعدد ائمہ عِحدیث،تفسیر وفقہ نے روایت کیا؛جن میں امام احمد،ابوداوٗد،ترمذی،ابن حاتم امام رازی،خاذن،ابن کثیر،حکیم الامت احمد یار(رحمھم اللہ تعالیٰ شامل ہیں۔)

المائدہ والی آیتوں کے نزول پر حضرت عمرؓ بولے:اے خمر!تجھے میسر(جوا)انصاب(بت)اورازلام (شرکیہ تیر بازی برائے قمار)سے جوڑا گیا ہے،تُو دفع ہوجا۔اسپر لوگوں نے شراب بالکل ترک کردی۔

(ابن منذر عن سعید،تفسیر درمنثور)

حضرت بریدہؓ نے کہا:میں مجلسِ شراب سے اٹھ کر حضرتِ رسول اللہﷺ میں پہنچا تو حرمتِ شراب کی آیت آچکی تھی۔میں نے واپس جاکر اہلِ مجلس کو وہ آیت سنائی۔انہوں نے صرحیاں اُندھادیں اور کہا:اے رب ہمارے!ہم رک گئے۔(تفسیر درمنثور طبری،المائدہ:۹۰،۹۱){اللّٰہم: صحابۃ رسول اللہ !}

منشیات کی مذمت۔

حضرت امام قتادہ تابعی نے کہا،غزوہ احزاب کے بعد المائدہ میں شراب حرام قرار پائی۔شراب لوگوں کو بےوقوف بناتی ہے۔(عقل کو تباہ کرتی ہے)،مال ضائع کرتی ہے،ذکراللہ خصوصاً نماز سے دور کرتی ہے۔

حضرت علی بن محمد اسکی ذم میں لکھتے ہیں:قُلْ فِیْھِمَا(اے فی الخمر والمیسر)اِثْمٌ کَبِیْرٌ(ای وزر عظیم)۔و قیل اِنّ الخمر عدوٌ للعقل۔فاذا اغلبت علیٰ عقل الانسان،ارتکب کل القبیح۔[کہ ان میں(یعنی خمر وقمار میں) گناہ ہے بہت بڑا۔کہاوت ہے کہ منشیات عقل کی دشمن ہیں۔جب یہ عقل انسانی پر چھا جاتی ہے،تو وہ ہر گری ہوئی حرکت کر گزرتا ہے۔(الخازن)

روایت ہے کہ ایک نکوکار شخص کو شراب پلائی گئی پھر اُسنے زنا جیسا ذلیل گناہ کیا، قتل جیسا بڑا جرم بھی۔ لہٰذا یہ برائیوں کی ماں (جڑ) قرار پائی، اس سے بچو! (ابن کثیر)

اجتمعت الامۃ علیٰ تحریم الخمر وانّہٗ یُحدُّ شاربہا ویفسق بذالک مع اعتقاد تحریمہا۔ فانِ استحلّ کفر بذٰلک ویجب قتلہٗ۔ [عقل کو اندھا کرنے والی (یہ خمر کا ترجمہ ہے۔) کے حرام ہونے پر اجماعِ امت ہے۔ اور اسپر بھی کہ شرابی کو حد لگے گی، اسکو حرام مانے تو فاسق ورنہ کافر (مرتد) قرار پائیگا اور واجب القتل ہوگا۔] (الخازن)

{فاسق کی مسلم معاشرہ میں کوئی عزت نہیں۔ وہ بطورِ گواہ مردود، بطور امام نا قابلِ قبول، اسے از خود سلام کرنا ممنوع، اس سے اخوۃ کا اظہار مکروہ ہے۔ اس پر آئین کی دفعہ ۶۲ و ۶۳ لگے گی}

حضرت عبداللہ بن عَمر وؓ نے فرمایا: یہ آیت توریت شریف میں بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حق کو اس لئے نازل کیا تاکہ باطل کو مٹادے۔ آلات موسیقی ہر قسم کے، سارے نا جائز قرار دئے۔ اللہ الکریم اپنی عزت کی قسم کے ساتھ فرماتے ہیں: نشہ والی کے حرام قرار پانے کے بعد، جو اسے پیئگا میں اسے روز قیامت پیاسا رکھوں گا۔ اور جو اس سے بچے، اسے شراب طہور (جنتی شربت) پلاؤنگا۔ (ابن کثیر اردو)

اسی میں ہے: جس نے نشہ کے سبب ایک بھی نماز ترک کی اس سے (گویا کہ) دنیا کی کل بھلائی چھن گئی۔ اب اللہ کو حق حاصل ہے کہ اُسے طینۃ الخبال (جہنمیوں کی نُچڑی گندگی) پلائے۔ الحدیث۔

ایک اور حدیث میں ہے: جس نے شراب پی، پھر توبہ نہ کی، وہ آخرت میں محروم رہیگا۔ (ابن کثیر)

علی بن محمدؒ نے لکھا: لمّا انزل اللہ تعالیٰ،... لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ... وَ کُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۰ وکانت الخمر والمیسر ممایستطاب عندہم، بیّن اللہ فی ہٰذہٖ الآیت الخمر والمیسر غیر داخلی جملۃ الطیّبات المحللات بل ہما من الجملۃ المحر مات۔ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ یعنی من تزیینہٖ واغوائہٖ ودعائہٖ ایاکم الیہا... فَاجْتَنِبُوْہُ یعنی کونوا جانباً منہ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۰ [... یہ آیتیں تب آئیں جب نشہ اور جوا انکو پسند تھا۔ تو انہیں بتایا گیا کہ یہ حلال چیزیں نہیں بلکہ حرام ہیں۔ ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ یعنی اسکی پرکشش بنائی ہوئی، اس کے گمراہ کن ہتھکنڈوں میں سے، جن کی طرف وہ تمہیں بلاتا ہے، ان سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ اس طرح سارے امتحاناتِ حیٰوۃ الدنیا میں کامیاب ہو جاؤگے۔]

الرازی نے لکھا: مِنْ عمل الشیطٰن لانّ الشیطان نجسٌ خبیثٌ لانہٗ کافرٌ والکافر نجسٌ لقولہٖ تعالیٰ: اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ... والخبیث لایدعوا الا الی الخبیث وَالْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ۔ فالمراد من تلک الاضافتِ المبالغۃ فی کمال قبحہٖ وقال

انہ تعالیٰ لماوصف ہٰذہ الاربعۃ بہٰذین الوصفین قال فاجتنبوہ ای کونوا جاہباً منہ۔[من عمل الشیطٰن ، کیونکہ شیطٰن ناپاک اور گندہ ہے کیونکہ وہ کافر ہے۔اور کافر کا نجس ہونے کا قرآن نے بتایا: انما المشرکون نجس، اور گندہ تو گندے کی طرف ہی بلائیگا ، الخبیثات للخبیثین !..اسکی بڑی خباثت کا ذکر کیا..اور فرمایا: رک جاؤ!] (الکبیر)

حرمتِ شراب پر کئی طرح سے زور دیا گیا (!) اسے بت پرستی سے ملایا گیا ہے، (!!) اسے رجس یعنی گندی ناپاکی کہا (!!!) اسے عملِ شیطان کہا جو ساری خرابیوں کا سرچشمہ ہے۔ (lv!) اس سے بچنے کا حکم دیا. (v) فلاح کا تعلق اس سے بچنے سے جوڑا گیا۔ (v!) اس سے دنیا وآخرت کا خراب ہونا، بتایا گیا؛ کہ آپس کی دشمنی اور اللہ ورسولہٗ سے ترکِ تعلق، آخرت کی بربادی ہے۔ (حقانی)

الاحادیث النبویہ:

منشیات کی حرمت پر بہت ساری حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ جب کوئی مسلم انکا مطالعہ کریگا اسکے دل میں اللہ کا ڈر اور رسول اللہ سے حیا پیدا ہوگا۔ اور وہ اپنی عاقبت کی فکر کریگا۔ اسطرح یقیناً اسکا ایمان منشیات کے ترک پر اسے مجبور کریگا۔ ھدایت واصلاح کیلئے چند احادیث درجِ ذیل ہیں۔

(۱) سمع عبدُ الرحمٰنِ عثمانَ بنَ عفانَ رضی اللہ عنہما، قال: اجتنبو الخمرَ فانہا امُ الخبائثِ ...فانہا واللہ لا تجتمع الایمانُ و ادمانُ الخمرا لاّ لیوشک ان یخرج احد ہما صاحبہ۔[دور رہو شراب سے، اسلئے کہ وہ بڑی برائیوں کی جڑ (ماں) ہے۔قسم بخدا حقیقتِ حال یہ ہے کہ ایمان اور روز کی شراب نوشی ایک ساتھ نہیں ہوتے۔ جلد ہی ان میں سے ایک، دوسرے کو نکال باہر کرتا ہے۔ (نسائی شریف)

(۲) الشارب..لم تُقبلُ منہ صلوٰۃ سبعاً واذامات فیہا مات کافراً۔[شراب نوش کی سات دن کی نماز قبول نہیں اگر اسی میں مرا تو کافر مرا۔] دوسری حدیث میں ۴۰ دن کی نماز آئی ہے۔

(۳) عن ام سلمۃ قالت رضی اللہ عنہا: نہیٰ رسولُ اللہ ﷺ عن مسکرٍ ومفترٍ۔ (متفق) [بے عقل کرنے والی (نشہ آور) اور بے حواس کرنے والی (سُن کرنے والی) سے اللہ کے رسول نے رک جانے کا حکم دیا۔]

(۴) عن عائشۃ الحمیرا ی رضی اللہ عنہا، انّ رسول اللہ ﷺ سُئل عن البتع۔ قال: کل شرابٍ اسکر فھو حرامٌ۔[رسول اللہ ﷺ سے کھجور کے شربت بارہ دریافت کیا گیا تو فرمایا: جب نشہ لانے والا ہو تو حرام ہوگا۔] (کھجور وغیرہ کا ذُلال خواہ آگ پر بھی پکایا ہوا ہو، جب تک نشہ آور نہیں نبیذ کہلاتا ہے۔ جب نشہ آور ہو تو حرام ہوتا ہے۔

(۵) سألَ (رجل) النبیَ ﷺ عن شرابٍ یشربونہٗ بارضِھم من الذرۃ۔ فقال کل مسکرٍ حرام۔ وانّ علیٰ اللہ عہداً

لمن یشرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال۔۔۔۔۔قال:عرق اہل النار۔

(۶) ابوحنیفۃ رضی اللہ عنہ عن علقمۃ وحمادٍ عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ، رضی اللہ عنہم عن النبی ﷺ قال: لاتشربوا مُسکراً

[حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نے روایت کی ۔۔۔۔۔۔رسول مکرم ﷺ نے فرمایا نشہ لانے والی مت پیو۔ مسندِ امام اعظم

(۷) ابوحنیفۃ عن ابی عونٍ محمدٍ الثقفی ...عن ابن عباسٍ رضی اللہ عنہم، قال: حُرِّمت الخمرُ قلیلہا وکثیرھا والسکرُ من کل شرابٍ۔ [حرام ہوئی انگوری شراب خواہ تھوڑی یا زیادہ، اور ہر نشہ آور شراب](نشہ کے ساتھ مقید فرمایا)

(۸) ترجمہ: انگوری شراب بذات خود حرام ہے۔اور نشہ آور مشروب کی نشہ آور مقدار۔(معجم کبیر: ج ۱۰)

{حدیث ۷ میں صفتِ نشہ آوری اور ۸ میں مقدارِ نشہ آور بتائی گئی ہے۔}

(۹) عن انسٍ رض اللہ عنہ، لَعن رسولُ اللہ ﷺ فی الخمرِ عشرۃً ؛ عاصرہا، معتصرہا، شاربہا، ساقیہا، حاملہا، الحمولۃ الیہا، بائعہا، مبتاعہا، واہبہا، آکل ثمنہا۔ (ترمذی) [رسول اللہ ﷺ نے انگوری شراب بارے دس پر لعنت کی نچوڑنے، نچڑوانے والے، پینے والے، پلانے والے، اٹھانے والے، جسکی طرف لیجائی جائے، بیچنے والے بکوانے والے، کسی کو مفت دینے والے پر اور اسکی قیمت کھانے والے پر۔

{ملعون: ہر بھلائی، خیروخوبی سے محروم اور غیظ وغضب کا نشانہ۔}

(۱۰) عن دیلم الحِمیری قال: قلتُ یارسولَ اللہ! اِنا بارضٍ باردۃٍ ونعالج فیہا عملاً شدیداً۔ وانّا نتخذ شراباً من ھٰذا القمح نتقوّی بہٖ علیٰ اعمالنا وبردِ بلادنا قال ھل یُسکر؟ قلتُ نعم قال فاجتنبواہ قلتُ اِنّ الناس غیر تارکیہ۔ قال ان لم ترکواہ "قاتلوہم"۔ (ابوداؤد) [حضرت دیلم کہتے ہیں میں نے عرض کی، یارسول اللہ، ہم سخت سرد علاقہ کے رہنے والے ہیں۔ سخت موسمی حالات میں محنت کرنے والے ہیں، ہم گندم سے شراب بناتے ہیں۔ اس سے اپنے کام کاج میں اور موسمی حالات سے نمٹنے میں تقویت حاصل کرتے ہین۔ پوچھا، آیا وہ خمار لاتی ہے؟ کہا جی ہاں۔ تو فرمایا: اس سے دور رہو۔ میں نے عرض کی۔ لوگ اسے ترک نہ کریں گے۔ تو فرمایا: اگر ترک نہ کریں تو ان سے لڑو؛ (جنگ کرو!)

(۱۱) عن ابن عباسٍ رضی اللہ عنہما قال، قال رسول اللہ ﷺ: مُدمِن الخمرِ ، ان ماتَ لقی اللہَ تعالیٰ کعابدِ الوثن۔ [ہمیشہ کا شرابی مرے پیچھے اللہ عزوجل سے بت پرست کی حیثیت میں ملے گا۔ (بخاری فی التاریخ)

(۱۲) قال رسول اللہ ﷺ: شاربُ الخمرِ کعابدِ الوثن۔ (البزار وابن ماجۃ) وفی الاُخریٰ، شارب الخمر کعابد اللات والعزّیٰ۔ [شرابی، بت پرست کی مانند ہے۔]

(۱۴۳) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: فرمایا اللہ عزّ وجلّ نے: میری عزت کی قسم، جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا، اسے اتنی ہی پیپ پلاؤ نگا۔ اور جو میرے ڈر سے چھوڑ دے، اسے حوضِ قُدس سے پلاؤ نگا۔ (احمد)

{علیٰ العموم خمر سے مراد نشہ لانے والی چیزیں ہوتی ہیں۔}

(۱۴۴) ابوحنیفۃ ...رضی اللہ عنہم۔ عن النبی ﷺ قال: اِنّ اللہ حرّم علیکم الخمر والمیسر والمز ماروالکوبۃ [بیشک اللہ پاک نے تم پر خمر، میسر، آلاتِ موسیقی، اورڈھول، طبلہ، سارنگی وغیرہ کو حرام قرار دیا۔ (مسند امام اعظم)

یہ تو براہِ راست احادیث نبویہ ذکر کی گئیں۔ اب فقہ سے اسکا حکم ذکر کیا جاتا ہے۔

الفقہ :

للا مام الاعظم ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ۔

تحقیق: کوئی کلمہ جس معنیٰ کیلیۓ وضع کیا گیا ہو وہ معنیٰ لغوی کہلاتا ہے۔ یعنی اہل زبان کے ہاں اس لفظ کا معنیٰ۔ اور جو اسم کسی چیز کیلیۓ وضع کیا گیا ہو، اس چیز کیلیۓ اس اسم کا استعمال 'حقیقت' کہلاتا ہے ورنہ مجاز و اصطلاح۔ چنانچہ کلمہ 'خمر' کا لغوی معنیٰ شروع میں گزرا۔ کلمہ خمر جس چیز کے لئے وضع کیا گیا تھا وہ تھی انگوری شراب نہ کہ ہر شراب۔ کیوں کہ دوسری چیزوں سے بنی شرابوں کے الگ نام ہیں۔ جن میں سے چند کا ذکر احادیثِ مذکورہ میں آیا۔ البتع، شہد سے بنی، المزّر، غلہ سے اور النقیع، تازہ کھجور یا کشمش سے۔

خمر کے علاوہ شرابوں کو عرب، لفظ شراب سے تعبیر کرتے تھے۔ مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوا کہ البتع و المزّر کہہ کر انکا حکم دریافت کیا گیا، جبکہ قرآنِ کریم میں فرمایا تھا، انما الخمر..اس وجہ سے عرب کے ذہن میں دوسری اقسامِ شراب کا خیال آیا۔ گر خمر ہر شراب کو کہا جاتا ہوتا تو یہ سوال پیدا ہی نہ ہوتا غور کریں کہ سوال کے جواب میں ''مُسکر''، یعنی نشہ پیدا کرنے والی کا ذکر آیا۔ لھٰذا 'خمر' اور چیز ہے، اور دوسری شرابیں چیزِ دیگر۔

جب یہ حقیقت سامنے آ چکی تو ظاہر ہے کہ 'خمر' کا حکم دیگر منشیات سے جدا ہونا چاہیۓ۔ اسی لئے حضرت سیدنا امامُ الائمۃ الامامُ الاعظم ابوحنیفۃ حضرۃ نعمان بن ثابت سید اصحاب الرائے رضی اللہ عنہما نے ہر ایک کے احکام مفصلاً سکھائے۔ جنکا ذکر آ رہا ہے۔

حکیم الامت حضرت احمد یار نعیمیؒ نے لکھا: (البقرۃ: ۲۱۹) عرب میں صرف انگوری شراب کو خمر کہتے ہیں دیگر منشی شربتوں کو 'شراب'۔ اسی لئے انگوری شراب کی حرمت قطعی ہے۔ اور باقی اشربہ کی ظنی۔ انگوری شراب

بہر حال اور بالاتفاق حرام ہے۔ خواہ نشہ دے نہ دے، حرام ہے۔ دیگر کی حرمت مختلف فیہ۔

امام راغبؒ نے لکھا: الخمر سُمّیت لکونہا خامرۃً للعقل ۔ وھو عند بعض الناس اسمٌ لکل مسکرٍ، وعند بعضھم اسمٌ للمتخذ من العنب والتمر لما رُوی عنہ ﷺ: ''الخمر من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنب [عقل کو ڈھانپ لینے کے سبب اسکا نام خمر ہے۔ اسکا یہ نام بعض علماً کے نزدیک ہر نشہ آور کیلئے ہے۔ اور بعض کے نزدیک صرف اس کا نام الخمر ہے جو انگور اور خرما (چھوہارا) سے حاصل کی جائے۔ ایسا انکے نزدیک اسلئے ہے کہ آپ ﷺ سے مروی ہے: الخمر ان دو درختوں سے بنتی ہے، جو انگور اور کھجور ہیں۔ (المفردات)]

اب غور کرنے سے یہ سامنے آتا ہے کہ جن علماً نے ہر منشّی کو خمر سمجھا انہوں نے اُن میں عقل کو بری طرح متاثر کرنے کا معنٰی دیکھا تو مجازاً ہر مسکر کو خمر کہا۔ یعنی خمر کا حکم سب پر نافذ فرمایا۔ (اسپر دلیل امام راغب کی اپنی تحریر 'سُمّیت لِکَوْنِہا'۔ لکھنا ہے۔) اور جنہوں نے صرف انگوری اور کھجوری کو الخمر کہا انہوں نے وضع لغوی کو لیا۔ جسکی تائید مندرجہ بالا احدیث سے ہوئی۔

الخمر عند الامام الاعظم ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

الخمر عند الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ التی من ماء العنب، اذ اغلٰی واشتدّی وقذف بالزبد... ثم اطلاق الخمر علی ماذُکر مجازٌ عندنا وھو معروف عند اھل اللغت (روح المعانی) [امام ابو حنیفہ کے نزدیک الخمر انگوری شراب ہے انگور کا نچوڑ جب جوش مارے، اور اسمیں تیزی آئے، اور جھاگ ابھرے...(۳ مرحلہاءِ تکمیل ہیں۔]

سیّدُنا امام اعظم کے مطابق خمر کا لفظ لغت میں صرف اسی شراب کیلئے موضوع ہے جو انگور سے بنی ہو۔ پھر مشارکتِ صفتِ ستر العقل کے سبب دیگر شرابیں، حکماً اسکے تحت لائی گئیں حدیث میں ہے انّ الرسول ﷺ سُئل عن البتع، فقال: کل شرابٍ اسکر فھو حرامٌ ۔ (متف) ونہٰی رسول اللہ ﷺ عن مسکرٍ ومفترۃٍ، وکل مسکرٍ فھو حرامٌ

رسول پاک کا دیگر اشربہ کو لفظ خمر سے ذکر فرمانا شرعی طور پر حقیقی اطلاق ہے۔ اسکی مثال کلمات، صلوۃ، زکوٰۃ، صوم ہیں۔ انکا جو شرعی معنٰی لیا گیا ہے وہ شرعاً حقیقی معنٰی ہے نہ کہ لغۃً حقیقی۔ اسطرح لغوی معنٰی شرع میں مجازی ہو جائے گا۔ (روح امعانی سے مستفاد)

احکام الفقہیۃ الحنفیہ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو خمر پیئے اسے کوڑے مارو۔ پھر بھی پیئے، پھر مارو، پھر پیئے، پھر مارو، اگر پھر پیئے تو اسے قتل کردو! (ترمذی عن معاویۃ: ص ۲۲۸، نور محمد، کراچی)

نبی اللہ ﷺ نے شاب الخمر کو اسی کوڑے مروائے۔ (ابن ابی شیبہ، ج:۷)

نبی اللہ ﷺ نے شرابی کیلیئے فرمایا، اسے اسی کوڑے مارو! (شرح معانی الآثار:)

مذھبُ الامام الاعظمؒ:

۱. ________________

خمر حرامِ قطعی ہے اور باقی ساری حرامِ ظنّی ہیں۔ خمر کے علاوہ دوسری شراب اگر کوئی پیئے گا اور اسے نشہ ہوگا تو اسپر حد لگائی جائیگی۔ یہ حدِ شرعی لگانا لازمی ہوگا۔ (ھدایہ و شامی)

خمر کا ایک قطرہ اگر کوئی پیئے تو اسپر حد لگانا ضروری ہوگا {خواہ نشہ ہو خواہ نہ ہو} (ھدایہ شریفہ)

فتویٰ یہ ہے کہ ہر نشہ لانے والی پتلی (سیال یعنی بہہ جانے والی) چیز مثلاً انگوری شراب (الخمر)، تاڑی یا کچھ بھی کہلاتی ہو، کسی بھی چیز سے بنائی جاتی ہو، مطلقاً حرام ہے۔ اسکا ایک قطرہ بھی جائز نہیں (ملخصاً عن شامی

خمر نجاستِ غلیظہ ہے۔ یعنی قطرہ بھر بھی ناپاک کردیگا اور اسکے پینے والے کو بطورِ حدِّ شرعی اسی کوڑے لگیں گے ..... یُحدُّ شارِبُھا (ای الخمر) وان لم یسکر منہا [خمر نوش کو ۸۰ کوڑے لگیں گے خواہ اسے خمر سے نشہ نہ بھی ہوا ہو۔ (تفسیراتِ احمدیہ۔ از حضرت احمد سرھندی رحمہ اللہ۔)

رُوِیَ عن علیٍ رضی اللہ عنہ فی حرمتِ الخمر: ''لو وقعت قطرتہا فی بئرٍ فبُنِیَت مکانہا منارۃٌ، لم اُوذِن علیہا۔ لو وقعت فی بحرٍ ثمّ جفت، فنبت فیہ الکلاء لم ارع بھا۔ [المولیٰ العلی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے: اگر کسی کوئیں میں خمر کا قطرہ گرے اور پھر اسپر مینار بنا دیا جائے، اسپر چڑھ کر اذان بھی نہ دونگا۔ اگر کسی آبنا میں گرے، سوکھنے پر وہاں گھاس اُگے، میں وہاں جانور بھی نہ چَراؤں۔ (نُبِخت من احمدیہ)

بھنگ، اُفیون وغیرہ منشیات بھی حرام ہیں۔ بھنگ میں ۱۲۰ خرابیاں ہیں۔ اور افیون کے عادی کا خاتمہ خراب ہوتا ہے۔ تمباکو و حقہ سے نشہ کرنا بھی حرام ہے۔ جب تک مُنھ سے بو آئے مسجد جانا، اللہ کا نام لینا، قرآن وحدیث وفقہ پڑھنا سب منع ہے۔ منشیات کے لفعے سب درحقیقت نقصان ہیں اور انسے فائدہ اٹھانا پیسہ کمانا اور کمایا ہوا سب کچھ حرام ہے۔ (کتب الفقہ)

مسلمان عاقل، بالغ، ناطق (سمجھ والا) غیر مضطر بلا اکراہِ شرعی خمر کا ایک قطرہ بھی پیئے، اسپر حد قائم کی جائے گی (اسے اسی کوڑے مارے جائیں گے) جبکہ اسے خمر کا حرام ہونا معلوم ہو۔ خمر کے علاوہ اور شرابیں

پینے سے حد اسوقت لگیگی جب نشہ چڑھا ہو۔مگر حد لگائی اس وقت جائے گی جب نشہ اتر چکا ہو(بہار شریعت)
خمر کو حلال ماننے والا کافر ہو جاتا ہے۔دوسری شرابوں کا یہ حکم نہیں۔(تفاسیر وفقہ)

حد لگانے کا انداز۔

الحدیث: ابوحنیفۃ عن یحیٰ عن ابن مسعودٍ رضی اللہ عنہم قال: اتاہ رجلٌ بابنِ اخٍ لہٗ نشوان قد ذھب عقلہٗ فامر بہٖ فحبس حتیٰ اذا صحی وافاق عن السکر دعا بالسوط فقطع ثمرتہٗ ثم رقۃٗ ودعا جلاداً فقال اجلدہٗ علیٰ جلدہ وارفع یدک فی جلدک ولاتبد ضبیعک (مسند امام اعظم)[امام ابوحنیفہ یحیٰ سے،وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انکے پاس ایک شخص اپنے بھتیجے کو دُھت حال میں لایا۔جو بدمست تھا۔آپ نے اسے قید کرنے کا حکم دیا۔اسکا نشہ اترنے پر آپنے ایک ٹہنی منگائی۔اسکی گرہیں صاف کر کے اسے پتلا کیا۔پھر حد مارنے والے کو بلا کر اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔اسکی کمر پر سونٹیاں (۸۰ درے) مارو۔مارتے وقت اپنے ہاتھ صرف اتنے بلند کرو کہ تمہاری بغل نہ کھلے۔(یعنی ہاتھ زیادہ اونچا نہ اٹھے)]
{مرد کو حد لگاتے وقت کھڑا رکھیں گے اور اسکی کمر پر سے کپڑا ہٹا دیں گے۔مگر عورت کو بغیر کپڑا ہٹائے بٹھا کر حد لگائی جائے گی۔}

الامام الاعظم نعمان الکوفی رضی اللہ عنہ واحد امام ہیں جنہوں نے صحابۃ الرسول ﷺ ورضی اللہ عنہم اجمعین۔کی زیارت وصحبت سے تابعی ہونے کا شرف پایا۔اور صحابیءِ رسول حضرت ابواوفیؓ سے حدیث الرسول،من یرد اللہ بہٖ خیراً یفقہہٗ فی الدین۔کا سماع کر کے روایت کی۔آپؒ سے جب پوچھا گیا تھا کہ آپکے علم کی بنیاد کیا ہے تو آپنے فرمایا تھا،حضرت امیر المؤمنین عمر الفاروق،حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ،حضرت امیر العلماٗ ابن مسعود،حضرت علقمہ،اسود،ابراہیم النخعی اور حماد بن سلیمان رضی اللہ عنہم ہیں۔یہ سب اپنے زمانہ میں علماءِ علوم وفنون کے امام اور صراط مستقیم کے اعلام تھے۔یہی وجہ ہے کہ آپکے زمانہ کے اور بعد کے زمانوں کے جملہ علماءِ حق نے آپکو امام اعظم تسلیم کیا۔آپنے روایت فرمایا: ابو حنیفۃ عن ابی عون محمدٍ الثقفی عن عبداللہ بن شدّادٍ عن ابن عباسٍ،رضی اللہ عنہم،انہٗ قال: حُرِّمَتِ الخَمرُ قلیلھا وکثیرھا والسُکرُ من کل شرابٍ۔(مسند امام اعظم من الامام الحارثی)

شراب: کسی بھی چیز کا پانی (رس) سڑ الے کہ نشہ لاوے،وہ تھوڑا اور بہت،حرام ہے اور نجس بھی۔باقی جو

چیز کہ نشہ لاوے اور سڑی نہ ہو، وہ نجس نہیں لیکن حرام ہے۔(موضح القرآن)

قرآنی جملہ: فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ [تو تم باز آتے ہو؟] سے پتہ چلا کہ برائیوں سے بچنا قدرتِ انسانی میں ہے۔لہٰذا بچنے والے کے لئے ثواب ہے۔اللہ جلّ شانہٗ کا ارشاد ہے: ولمن خاف مقام ربہٖ جنّتان [جو رب کے حضور حاضری سے ڈرا (اور نافرمانی سے بچا) اسکے لئے (جنتوں میں) سے دو جنتیں (بطور اجر) ہیں] عقل جسے قبیح قرار دے، انسان اس سے بچنا پسند کرتا ہے۔اللہ المنّان نے اس موضوع پر انسان کی عقل کے سامنے ان امور کی قباحت رکھ دی تو اب بچنا نہ صرف شرعی امر ہوا بلکہ تقاضاً عقل بھی۔اطاعت، صحابہ کرام کی سرشت میں تھی کہ فھل انتم منتھون سنتے ہی پکار اٹھے، قد انتھینا یا رب! قد انتھینا۔اور شرابی برتن پٹخ دئے، مٹکے توڑ دئے، مشکیزے پھاڑ ڈالے، صراحیاں پھینک دیں اور ہاتھ جھاڑ کر صدا دی: اللّٰھم قد انتھینا!

کلام اللہ العظیم: ''وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا'' ای اُحذروا عن مخالفتھما فی ھٰذہٖ التکالیف (تفسیر کبیر) [اللہ کی مان لو اور رسول اللہ کی مان جاؤ اور ڈر کر بچو انکی مخالفت کرنے سے۔] یعنی اب جو انکی بات پر عمل نہیں کرتا وہ عملاً ان دونوں کا مخالف ہوا۔

آگے ہے: ''فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ'' • یعنی ان تولیتم فالحجۃ قد قامت علیکم والرسول قد خرج عن عھدۃ التبلیغ ...فاما ماوراء ذٰلک من عقاب من خالف ھٰذا التکلیف واعرض عنہ فذالک الی اللہ۔(") [پھر اگر تم نے مُنہ پھیر لیا تو یقین کرو ہمارے رسول کی ذمہ داری ظاہر و باہر طور پر حکم پہنچانا تھا...یعنی اگر تم نے حکم نہ مانا تو حجۃ تمہارے خلاف قائم ہو چکی اور ہمارا رسول بریٔ الذمہ ہو چکا...اسکے بعد اس حکم کے خلاف کرنے والے پر اور اعراض عن الفرض کرنے والے پر پکڑ ہو گی جو منسوب الی اللہ ہو گی (جسکا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا) اور جو سزا رسول اللہ دیں گے اسکا الزام انپر نہ ہو گا۔اور جو عذاب آخرت میں پاؤ گے اسکا قصوروار خود کو پاؤ گے۔لہٰذا، بچو! بچو! بچو!

النبیذ والنقیع: ذائقہ والی خشک چیز کو کچھ دیر کیلئے پانی میں بھگو کر رکھ دیتے ہیں۔انکا ذائقہ پانی کو لذت آمیز بنا دیتا ہے۔یہ شربت نہ نشہ لاتا ہے، نہ ہی مستی پیدا کرتا ہے۔اس سے عقل پر مار نہیں پڑتی البتہ پینے والے کو تھوڑا سرور آ جائے تو مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔یہ شربت منشیات سے نہیں۔پسندیدہ اور تسکین بخش مشروب ہے جو تبرید و تسکین کا سبب ہے۔کبھی اسے آگ پر بھی رکھا جاتا ہے تا کہ کچھ پختہ ہو جائے۔

تفسیر روح المعانی میں ہے: نبیذ الذبیب والتمرۃ اذا طبخ کل واحد منھما طبخۃً حلالٌ..وعلٰی حلتہٖ وقع الاجماع

{واہل البدع والضلال، انمالامدخل لہم فی الاجماع}

ابو حنیفۃ عن حمّادٍ عن ابراہیم عن علقمۃ ،قال: رأیتُ ابن مسعود وھویأ کل الطعام ثمّ دعا بنبیذٍ ،فشرب ،فقلتُ رحمک اللہُ تشربُ النبیذَ والامۃُ تقتدی بک؟ فقال ابن مسعود: رأیتُ رسولَ اللہ ﷺ یشرب النبیذ ۔ ولولا انّی رأیتُہٗ یشرب ،ماشربتہٗ ۔ مسند امام اعظم)[ابن مسعودؓ نے کھانا کھا کر نبیذ پی ۔معترض سے فرمایا اگر نبی مکرم ﷺ کو نبیذ پیتا نہ دیکھا ہوتا تو میں نہ پیتا]

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت : کنّا ننبذلرسول اللہ ﷺ فی سقأ یوقأ اعلاہ ولہ عزلا ،ننبذہ غدوۃ فیشربہٗ عشاءً وننبذہٗ عشاءً فیشر بہ غدوۃ ۔ (مسلم)[ام المؤمنین سیدہ عائشہ رسول اللہ کے لئے دن چڑھے نبیذ بننے کیلیۓ رکھ دیتی تھیں ،جو آپ ﷺ شام کو پی لیتے اور شام کو رکھتیں جو صبح کونوش فرماتے ۔

اگر کبھی نبیذ نشہ آور ہو جائے تو اسکا استعمال حرام ہے ۔ (اشعۃ للمعات)

احادیث میں ہر نشہ آور کیلیۓ لفظ خمر کے استعمال کا سبب یہ ہے کہ جو شراب خُمار لاتی ہو،اس وجہ سے حکم خمر رکھتی ہے کہ خمار آور ہے ،لہٰذا حرام ہے ۔

اس سے امام اعظم نے یہ مسئلہ معلوم کیا کہ جو بلحظ لغت خمر ہے وہ ازنصِ قرآن حرام ہے ۔مگر جو لغۃً خمر نہیں ،وہ بھی نشہ آور ہوجانے پر حرام ہو جائیگی ۔جس حدیث میں شراب کی مقدار قلیل وکثیر کی حرمت آئی ہے ،وہ حدیث ضعیف و نا قابل قبول ہے ۔ (شرح مسلم از شیخ سعیدی ،ج:۶)

حدیث ،من یرداللہ بہ خیرا... کتنی عمدہ بات ہے کہ جو شخص بشارتِ رسول ہے ،دعاءِ علی ہے ،محبوب محمدِ الباقر ہے ،واجب العزۃ عندالصادق الجعفر ہے اسے صحابیٔ رسول نے ایسی حدیث سکھائی جو اس شخصِ معظم کیلیۓ ثریّا کی بلندیوں سے بھی بلندتر مقام بنانے کا سبق ہے گویا کہ یہ ھادئی حق آخرالانبیأ علیہ التحیۃ والثنأ کا پیغام جو بطور امانت صحابیِ رسول نے سنبھالکر اپنے سینہ میں محفوظ رکھا ،اور جب حقدار پہنچا ،امانت اسکے سپرد کردی

اللہ اکبر کبیرا،والحمدللہ کثیرا،وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا۔

جس حدیث میں نبیذ کی ممانعت آئی ہے ،وہ دو میوں کو ایک ساتھ بھگونے پر نہی بکراہتِ تنزیہۃ ہے ۔

روح المعانی کی عبارت اسمیں صریح ہے :اذ اطُبِخ کل واحدٍ منہما ۔[جب پکایا جائے ان میں سے ہر ایک کو]

ھذا ماعندی والعلم عنداللہ وعندمن اعطاہ اللہ ۔

المیسر (القمار)

جوا، سٹھا، بانڈز، بیمہ۔

السابق:

ہر مخلوق کا خالق صرف اللہ وحدہ لاشریک لہٗ۔ بلاشرکتِ غیرا پنے اذن سے سب کو موجود کرنے والا ہر چیز کا جاننے والا۔ اسکے نفع ونقصان کا خلق کرنے والا بھی اور متعین کرنے والا بھی۔ اسے حق ہے کہ جو چاہِ فیصلہ فرمائے۔ وہ اچھا ہے، ساری قابل تعریف صفتوں والا۔ اسنے جس چیز کو حلال قرار دیا، درست کیا؛ اور حرام قرار دیا درست کیا۔ ہماری عقل کا دخل ہو نہ ہو، ہم سمجھ سکیں یا نہ۔ بندہ کو بندگی سے تعلق ہوتا ہے، نہ کہ کیوں؟ اور کیسے سے؟ وہ حکیم ہے، جو فرمایا حکیمانہ فرمایا۔ نہ عبث نہ لغو۔ نہ ظلم نہ باطل۔ نفع ونقصان ہمارا ہے وہ ذات منزہ، ارفع، اعلیٰ ہے ہر اس امر سے جو اسکے لائق نہ ہو۔ اِس میں مخلوق سے مشابہت کی طرف ذہن کو لیجانا ممنوع عقلی وشرعی ہے۔

توجہ:

مافی الضمیر کے اظہار کا، ہماری نسبت سے ذریعہ الفاظ ہیں جو دال الی المعنیٰ اور وہ موصل الی المطلوب ہے۔لہٰذا الفاظ کی پہچان اور انکے معانی کا علم ضروری ہے تا کہ متکلم کی مراد جان سکیں۔

الفاظ اور معانی:

آیۃ: عبرت، آدمی کا اپنا وجود اور القرآن الکریم کا متعین حصہ۔ (منجد)

ً: ھی العلامۃ الظاھرۃ ولکل جملۃ من القرآن دالۃ علیٰ حکم ایۃ (المفردات)

{قرآن مجید کی ہر آیۃ معجزہ ہے جو اوروں کو متعدد جہتوں سے عاجز کرتی ہے۔ قرآن کی آیت اس بات پر علامت ہے کہ جسکا یہ کلام ہے، اسے مکمل حق حاصل ہے کہ بندوں کیلئے جو چاہے فرمان جاری کرے۔}

زمانہ جاہلیت: نزول اسلام سے قبل کا زمانہ جب لوگ جو چاہتے، گھڑ لیتے تھے اور اسے عقیدہ وشریعت قرار دیدتے تھے۔

شرط: مضبوط کرنا، باندھنا، (المنجد)۔

الشرط کل حکم معلوم یتعلق بامر یقع بوقوعہٖ۔ (مفردات) [معلوم شدہ فیصلہ۔ جسکے واقع ہونے کا تعلق ایک اور چیز کے واقع ہونے سے ہو] (شرط قبول کرنے والا بندھ جاتا ہے یعنی پابند ہو جاتا ہے)

خطر: شرط لگانا، مال شرط پر رکھنا۔ (منجد)۔ یعنی شرط لگانا۔

رھن: شرط بدنا، گروی رکھنا، کسی شیء کی بندش، روک۔ {شرط لگانا = شرط بدنا}

میسر: (سہل الحصول)، جوا، تیروں سے، ذبح شدہ جانور پر جوا کھیلنا۔ (مفردات، منجد)

قمار: جوا، بازی لگانا، جوا کے کھیل میں کسی کا دوسرے پر غالب آنا، کسی کا مال ہتھیانا، ہر وہ کھیل جس میں یہ شرط لگائی جائے کہ غالب آنے والا (جیتنے والا) مغلوب ہونے والے (ہارنے والے) کی کوئی چیز لیلیگا

القمار: ہر وہ کام (کھیل) جس میں یہ شرط ہو کہ مغلوب کی کوئی چیز غالب کو دیدی جائیگی (التعریفات)

اثمٌ: ناجائز کام، گناہ، جرم، خطأ، جوا، شراب۔ {مذکورہ آیت میں جو لفظ اثم آیا ہے، حکیم الامت نے اسکا ترجمہ نقصان کیا ہے۔ گناہ بھی نقصان ہی ہوتا ہے۔}

حکیم: شیء کی حقیقت، اسکا نفع و نقصان جاننے والا۔

ممنوعِ عقلی: ممتنع بالذات ہوتا ہے۔ یعنی وہ امر جسکا وجود محال ہو۔ جیسے اللہ سبحانہ سے صدور فعل کذب، اونگھنا، نیند اور مرنا۔ اسکا کسی کی اولاد یا باپ\ماں ہونا وغیرہ۔ اسکا تعلق عجز سے جوڑنا جہالت و حماقت ہے۔

"المیسر" اور اقوال مفسرین و فقہا رضی اللہ عنہم۔

حضرت عبداللہ بن عباس: (صحابی، مفسر، محدث، فقیہ، مناظر اور حبر امت۔) نے المیسر کو جوا کہا۔

" عمر : (صحابی، محدث، فقیہ اور عمل بالسنہ میں مشہور) " " " " ۔

" امام مجاہد : (تابعی کبیر، مفسر و فقیہ و قاری) " " " " ۔

" امام فخر الرزی : المیسر ھو قمارہم فی الجزور (کبیر) [المیسر، عرب کا اونٹ کے گوشت کو جوا کے تیروں سے تقسیم کرنا المیسر کہلایا۔]

قال ابن عباس: کان الرجل فی الجاہلیت یخاطر علیٰ اہلہٖ و مالہٖ فایہما قمر صاحبہٗ، ذھب باہلہٖ و مالہٖ۔ خاذن

اسکے بارہ میں علامہ سیوتی نے اور ضیأ الامہ محمد کرم شاہ نے لکھا: آدمی زمانہ جاہلیت میں اپنے اہل و عیال کو داو پر لگاتا، جوا میں شریک لوگوں میں سے جو غالب آتا وہ دوسرے کا مال و عیال لیجاتا۔

مفسر عبدالحق حقانی: جوا، جس میں دوطرفہ شرط ہو۔

حکیم الامت: خیال رہے کہ دوطرفہ مالی ہار جیت جوا ہے۔ لہذا تاش، شطرنج، لاٹری، نردشیر، بچوں کا تیروں پیسوں اور پانسوں وغیرہ سے کھیلنا جبکہ دوطرفہ مال کی شرط ہو اور سٹھہ سب جوا ہیں اور حرام۔

حضرت امام جصاص: اہل علم کا قمار کے عدم جواز میں کوئی اختلاف نہیں۔ اور باہم شرط لگانا قمار ہے۔

ابن عباس کا قول ہے: آپس میں شرط لگانا قمار ہے۔ (احکام القرآن، ج:۱)

محمد شفیع (مفتی دیوبند):.. جیسے آجکل بہت سی قسمیں لاٹری کے طریقہ پر بازاروں میں جاری ہیں اسطرح کی قرع اندازی قمار یعنی جوا ہے، جواز روئے قرآن کریم حرام ہے۔ (معارف، المائدہ:۹۱، ۹۰)

جائز قرع اندازی:

[۱] یہ ہے کہ ایک چیز کے، مثلاً، چار حصہ دار مساوی ملک والے ہوں۔ اس چیز کے مساوی حصے کر کے ان مالکوں کو انکا حصہ بزریعہ قرع اندازی دیا جائے [۲] اگر چند حقدار ملکر اپنے میں سے کسی ایک کو اپنی طرف سے کچھ دینا چاہیں اور اسکا انتخاب بزریعہ قرعہ کریں۔

مزید وضاحت اور احکام شریعت۔

جوا کی تعریف: آپس میں شرط لگانا قمار (جوا) ہے۔ (ابن عباس، امام جصاص۔)

شراب اور جوا کے بارہ میں کئی آیتیں اتریں۔ ہر ایک میں ان کی برائی مذکور ہے۔ آخر میں المائدہ اتری کہ صاف حرام ہو گئے۔ جو چیز نشہ لاوے سب حرام ہے۔ شرط (دوطرفہ) بدنا کسی چیز پر جس میں ہار جیت ہو، وہ محض حرام ہے۔ ایک طرف کی شرط حرام نہیں۔ باقی جو کھیل کہ ان میں شرط بدنی رواج ہے اگر بغیر شرط ہو تو جوا نہ ہوا۔ لیکن شیطان اس بہانہ سے اللہ کی یاد خصوصاً نماز سے روکتا ہے، سو حرام ہے۔

(حضرت عبدالقادر دہلوی کی موضح، پ:۷۔)

حضرت خازن: امّا حکم آیۃ، فالمراد بہ جمیع انواع القمار فکل شیءٍ فیہ قمار فھو من المیسر روی عن ابن سیرین ومجاھد وعطاً: کل شیءٍ فیہ خطر یعنی الرہن فھو من المیسر۔ حتیٰ لعب الصبیان بالجوز الکعاب۔ وامّا النرد، فیحرم اللعب بہ۔ سواء یخطر ام لا۔ ویدل علی تحریمہ ماروی عن بریدۃ: ان رسول اللہ ﷺ قال: من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یدہ فی دم خنزیر۔ (مسلم) وعن ابی موسیٰ: قال رسول اللہ ﷺ: من لعب بالنرد او بالنردشیر فقد عصی اللہ ورسولہ۔ (ابوداؤد) وعن علیؓ قال: النرد والشطرنج من المیسر۔ فذھب ابوحنیفۃ الامام الاعظمؒ الی انہ یحرم اللعب بہ۔ سواء کان برھن او بغیر رہن۔ (الخازن) [جہاں تک آیت کے حکم کا تعلق ہے تو اس میں کل

اقسام مراد ہیں۔ چنانچہ ہروہ چیز جس میں قمار (یعنی دوطرفہ شرط میں کسی کا غالب آنا اور دوسرے کا مغلوب ہونا)پایا جائیگا، المیسر میں شامل ہونگی۔ (یعنی مشروط الطرفین کام جوا ہوگا) حضرات محمد بن سیرین مجاہد وعطاء سے یہی روایت ہے۔ حتیٰ کہ لڑکوں کا بادا موں، اخروٹوں وغیرہ سے اسطرح کھیلنا بھی۔ نرد نامی کھیل بھی حرام ہے، خواہ مشروط ہو، خواہ نہ ہو۔ اسکے حرام ہونے کی دلیل حضرت بریدہ والی حدیث ہے:

'جسنے نرد شیر کھیلا اسنے گویا کہ خنزیر کے خون سے ہاتھ رنگے۔ اور ابو موسیٰ صحابی نے کہا: فرمان رسول اللہ ﷺ ہے جس نے نرد کھیلا اسنے اللہ ورسول کی نافرمانی کی۔ حضرت علی المرتضیٰ: فرمایا رسول پاک نے ، نرد اور شطرنج ہر دو کا حکم المیسر کا ہے۔ چنانچہ فقہ اسلامی کے عظیم الشان امام حضرت امام اعظم ابوحنیفہ امام الائمہ کا مذہب ہے کہ مذکورہ کھیل خواہ مشروط نہ بھی ہوں حکماً 'المیسر' ہیں۔ (تفسیر مظہری ایضاً)

...کھیلنے والوں میں سے ہر ایک اپنا مال اپنے ساتھی کو دینے کو اور اپنے ساتھی کا مال خود لینے کو (شرط کیساتھ جائز سمجھتا ہے (حالانکہ ناجائز ہے) اور اگر صرف ایک جانب سے شرط لگائی جائے تو جائز ہے۔ (ردالمحتار، ج ۲)

حضرت محمد ثناءاللہ پانی پتی: (فقیہ، مفسر، قاضی، صوفی) مسابقت در تیر اندازی یا در دوانیدن اسپاں، شتراں.... جائز است۔ واگر برائے پیش رونده چیزے مقرر کردہ، اگر یک جانب (یا از جانب غیر) باشد جائز است۔ واز جانبین حرام است۔ (مالابد منہ)

گھڑ دوڑ، اونٹوں، خچروں، گدھوں کی دوڑ جائز ہے۔ اور اگر آگے نکل جانے والے کیلئے کوئی چیز مقرر کی جائے تو ایک طرف والی تو جائز ہے، اور دوطرف والی ناجائز ہے۔ اگر مقابلہ جن لوگوں کے درمیان ہو، مال انکا نہ ہو تو بھی۔ (مالابد منہ) {جو شخص مال بطور انعام پیش کرر ہا ہو وہ شریک مقابلہ نہ ہو} ، تو جائز ہے۔ جبکہ صرف انعام دینے کا معاملہ ہو، انعام پانے والے سے کچھ لینے کا معاملہ نہ ہو۔ (ؔ)

ہر چیز جس میں قمار (دوطرفہ شرط) کا لگاؤ ہو، جوا ہے۔ حتیٰ کہ بچوں کا شرط بد کے، منکے، کوڑیاں کھیلنا سب جوا ہے۔ (ابن کثیر)

الشیخ غلام رسول السعیدی: لاٹری، معمہ بازی، کھیلوں میں سٹہ، سب قمار ہیں اور میسر، جو گناہ کبیرہ اور حرام قطعی ہیں۔ انعامی بانڈز پر جو انعام ملتا ہے وہ جائز ہے۔ قمار نہیں، کیوں کہ اسمیں کسی فرد کی رقم ضائع نہیں ہوتی۔ (تبیان وشرح مسلم)

مفتی منیب الرحمان نے بھی پرائز بانڈز کے معاملہ کو جائز لکھا(اسپر ہم بعد میں کلام کریں گے۔نبراس) البتہ انہوں نے بانڈز کے نمبروں کی خرید وفروخت کو جوا قرار دیا ہے۔

القمار (The Gamble.)

جوا،خطر،رھن،قمار ایک معنیٰ رکھتے ہیں۔

تعریف:

دو یا زیادہ فریق(یا شریک)parties سرمایہ لگائیں(lay out the stake)اس سرمایہ کی سرمایہ دار(stak holdr) کو واپسی نہ ہو۔جس چیز کے لئے سرمایہ کاری(investment) کی گئی ہو وہ معین (nowminat) ہو نہ ہو،معلوم(known) ہو نہ ہو،اور یہ بھی کہ آیا وہ کسی سرمایہ کار کو وصول ہوگی کہ نہ ہوگی،یا ان کے علاوہ کسی کو وہ چیز یا کوئی اور چیز وصول ہوگی یا نہ،شرکاً کوئی ادنیٰ (valueless) چیز وصول کریں گے جو متعین ہے یا نہیں۔یہ تمام امور رضامندی سے تسلیم ہونگے۔ان مذکورہ شرائط (said restrict) اورطریقہ کار (proceess) کے تحت معاملہ (businees)سرانجام پانا(to take place) قمار یعنی جوا(Gamble) ہے۔

قرآن مجید کی آیت میں جس میسر کو 'اثم کبیر' کہا گیا،اسکے بارہ میں امام خازن نے لکھا:

واماّ الاثم الکبیر فی المیسر فھو المال الحرام (اُخِذ) بالباطل۔و ما یجری بینھما من الشتم والمخاصمۃ المعاداۃ وکل ذٰ لک فیہ آ ثام کثیرۃ۔[جوا میں اثم کبیر ،نا جائز طریقہ پر لیا گیا مال حرام ہے۔باقی رہے گالی گلوچ،لڑائی جھگڑے اور دشمنیاں،یہ سب اس کھیل میں اس اثمِ کبیر کے علاوہ حاصل ہونے والے گناہ ہیں۔

حضرت احمد سرہندی نے لکھا:

انما رخص (المیسر)اذا کان (الشرط)من جانب واحدٍ و مالیس فیہ مقامرۃ...فالاسم فی المیسر تفویۃ الصلوہ واضاعۃ المال والوقت۔(التفیرات،المائدہ) [بالکل؛اجازت اسوقت ہوگی جب شرط ایک طرفہ ہو،اور یہ بھی کہ جب ہار جیت نہ ہو۔...المیسر میں جسے الاثم کہا گیا ہے،وہ ہے نماز کا ترک ہونا ،مال اور وقت کا ضائع ہونا۔{اور غیر یقینی انعام کا لالچ بھی اسی میں سے ہونا چاہیے۔}حضرت الشیخ سرہندی نے یہ بھی لکھا:وکل مخاطرۃ قمار وانما رخص اذا کان الخطر من جانب واحد۔[ہر شرط جوا ہوگی مگر جب یک طرفہ ہو تو اجازت ہے۔]

خلاصۃ الکلام المرقوم والصراحۃ المزیدہ۔

اس مضمون کے مطالعہ سے معلوم ہوا: اسپر اجماع ہے کہ ”جس کام میں دوطرفہ شرط کے سبب ہارنے والے کا مال جیتنے والے کو ملیگا وہ کام جوا ہونے کی وجہ سے حرام ہوگا۔ اور اسپر بھی کہ: جسکام میں شرط من الطرفین نہ ہوگی، خواہ ایک طرف سے موجود ہو، وہ کام جوا نہ ہوگا۔ اور اسطرح ملنے والا مال حلال ہوگا۔

دوسرے لفظوں میں یوں کہا جائیگا:

دو فریق اس شرط پر کوئی کام کرتے ہیں کہ ان میں سے جو کوئی یہ کام کرنے میں مقررہ معیار پر پورا اترا اور دوسرا نہ، تو کامیابی حاصل کرنے والا غالب قرار پائیگا اور ناکام رہنے والا مغلوب۔ تو مغلوب کی کوئی چیز غالب کو دی جائے گی۔ (اسے دوطرفہ شرط کہا جاتا ہے، اور اس کام کو قمار)۔ غالب کو ملنے والی مغلوب کی وہ چیز غالب کے لئے حرام شرعی ہوتی ہے۔ اور یہ قمار لفظِ ”المیسر“ سے قرآن شریف میں مذکور ہے۔ جسے اردو میں جوا کہتے ہیں۔ یہ میسر یعنی قمار ازروئے شرع اسلام ناجائز یعنی حرام ہے۔ اگر دوطرفہ شرط نہ پائی جائے تو حرام نہ ہوگا اور نہ ہی ملنے والی چیز۔ یہ مشروط کے حلال ہونے کی ایک صورت ہے۔

مشروط کے حلال ہونے کی ایک اور صورت: اگر غالب آنے والے کو ایک تیسرا شخص جو اس کام کے کرنے میں، یعنی کھیل اور مقابلہ میں شریک نہ ہو، اپنی طرف سے کوئی چیز دے تو یہ جائز ہے۔ وہ چیز انعام کہلاتی ہے۔

تیسری صورت: اگر کام کرنے میں (مقابلہ یا کھیل میں) تین فریق شامل ہوں، ان میں سے دو یا ایک تیسرے کو چیز دیں، مگر اس سے، اسکی ہار کی صورت میں کچھ لینا مشروط نہ رکھیں۔ یہ بھی جائز ہے۔

{یہ سب صورتیں حضرت قاضی ثناءاللہ رحمہ اللہ کی مالابد میں بھی مرقوم ہیں۔ اور یہ کتاب دارالعلوموں میں پڑھائی جاتی رہی ہے۔}

سوال: آیا بیمہ میں یہ چیز جسے جوا قرار دیا گیا ہے، پائی جاتی ہے؟

وہاں ہار جیت نہیں، کسی کا مال ضائع نہیں ہوتا، کسی کی کوئی چیز بیجا طور پر دوسرے کو نہیں دی جاتی، دوطرفہ شرط نہیں ہوتی، مال کے عوض ادنیٰ چیز نہیں دیجاتی، دھوکہ نہیں پایا جاتا، ابہام نہیں ہوتا۔

:::::::::::::::::::: بیمہ پر جوا کی تعریف صادق نہیں آتی۔ :::::::::::::::::::

پرائز بانڈز۔ (خرید و فروخت اور انعام۔)

صورت اولیٰ:

گورنمنٹ کاغذ کا ایک منقش ٹکڑا، چھپی ہوئی مقررہ ثمنیت (قیمت) پر بیچتی ہے۔ اسے کوئی بھی خرید سکتا ہے اور جب چاہے اسی خریدی ہوئی قیمت پر بیچ سکتا ہے۔ اس کاغذ کو پرائز بانڈ کہتے ہیں۔ اسپر درج نمبروں کو قرعہ اندازی میں نکالتے ہیں۔ نکلنے والے نمبروں والا انعامی بانڈ جس کے پاس ہوتا ہے، اسے اس مقررہ انعام کا مستحق قرار دیکر کرنسی نوٹ، جنہیں "روپیہ" کہدیا گیا ہے، دیدیئے جاتے ہیں۔ اس بانڈ کی وصول شدہ قیمت بھی واپس کردی جاتی ہے۔ یہ بیع وشرا ہے نہ کہ قرض۔ بانڈز کے مذکورہ کاروبار میں مقامرہ نہ ہونے کی بنا پر اسے جائز قرار دیا گیا ہے۔ (مفتی منیب الرحمان صاحب اور غلام رسول سعیدی صاحب نے بھی یہی قول کیا ہے۔)

صورت ثانیہ:

گورنمنٹ پرائز بانڈز کو کرنسی نوٹس کے مترادف قرار دیتی ہے۔ پرائز بانڈز لوگوں کو دیکر جو نوٹ حاصل کرتی ہے ان نوٹوں کو کام میں لاکر کچھ منافعہ حاصل کرتی ہے۔ یہ حاصل شدہ منافعہ ان سارے لوگوں کا مشترکہ ہوتا ہے جنہوں نے یہ بانڈز لئے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے کچھ کو منتخب کرکے کچھ مقررہ رقم بنام انعام انہیں دیتی ہے۔ سارے بانڈ ہولڈرز کی رقم میں سے چند لوگوں کو دینا کیوں کر جائز ہوگا کہ سارے اسکے طالب ہوتے ہیں؟ یہ منافعہ ساروں کا مشترکہ مال ہوتا ہے۔ سکو بقدر حصہ ملنا چاہئے۔

{آیا بانڈز کرنسی نوٹس کے مترادف ہیں؟}

ان بانڈز کے نمبروں کا کاروبار جوا ہے۔ اسے پرچی جوا کہتے ہیں۔ علماٗ کرام کا اسے حرام قرار دینا بالکل درست ہے۔

سٹھہ:

سٹھہ یہ ہے کہ کسی برائے فروخت چیز کی قیمت (ثمن) طے کرکے اس قیمت کا کچھ حصہ فی الحال ادا کر کرکے بقیہ مقررہ تاریخ پر ادائیگی کے وعدہ پر مؤخر کرنا اور اس چیز کو بائع کے پاس چھوڑ کے بیع کو ادھورا

رکھنا کہ اگر مقررہ تاریخ کو طے شدہ قیمت کا بقیہ مشتری ادا کردیگا تو مبیع اسکی اور بیع تام ورنہ جو حصہء قیمت ادا ہوچکا وہ مع مبیع بائع کا ہو جائیگا اور مشتری کو کچھ نہ ملیگا۔ یہ معاملہ دوطرفہ شرط (مقامرہ) کی وجہ سے جوا ہوا جو حرام ہے۔ کیونکہ ایک کا مال بلا سبب دوسرے کو ملا جو میسر ہے اور وہ حرام ہے۔

بیمہ .Insurance۔

آیا بیمہ قمار ہے؟

کرنسی نوٹ (currency note) کاغذ ہے جس پر کچھ نقش ہوتا ہے۔ اور کوئی عدد بھی چھپا ہوتا ہے یہ کاغذ کا ٹکڑا (piece of paper) روپیہ کی بجائے بطورِ ثمن لیا دیا جاتا ہے۔ اس لئے اسے ثمنِ عرفی کہا جاتا ہے۔ علمائ علیہم الرحمہ کی تصریح کے مطابق یہ ثمنِ خلقی نہیں۔ (وہ جسے اللہ تعالیٰ نے بطور ثمن خلق فرمایا ہو، ثمنِ خلقی ہوتا ہے۔) ثمنِ خلقی صرف سونا (ذہب، gold) اور چاندی (فضہ، silver) ہے۔ انہیں ہندی میں، سونا اور روپا کہتے ہیں۔ روپا (یعنی نقرہ) کی ایک ٹھیکری پر ایک صورت یعنی روپ منقش کر کے اسے ''روپیہ'' کا نام دیکر کرنسی کے طور پر کام میں لایا جاتا تھا۔ عرب میں چاندی کی کرنسی، درہم اور سونا کی دینار کے نام سے موسوم تھی۔ جب سونا کہنا ہوتا تو دینار اور چاندی کہنا ہوتا تو درہم کہہ دیتے تھے۔

علمائ کرام نے صاف فرمادیا کہ نوٹ نہ چاندی نہ سونا، بلکہ کاغذ ہے۔ ان علمائ میں قبلہء عالم سید مہرِ علی شاہ حضرت مولینا احمد رضاؒ، حکیم الامت احمد یار نعیمی، حضرت محمد ارشاد حسین اور حضرت مفتی منیب الرحمان رحمہم اللہ شامل ہیں۔

نوٹ صرف عرف عام میں بطورِ ثمن لیا جائیگا۔ اسپر ذھب وفضہ کے احکام من کل الوجوہ نافذ نہیں ہوتے اسکی تفصیل محمد نبراس اصغر العباد کے، ربا، دین اور قرض پر لکھے مضمون ''نوٹ کے زمانہ میں ربا'' میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ جس میں مسائل ربوا وغیرہ کو دلائل واضحہ اور فقہائ کی عبارات کے حوالہ سے تفصیل سے تحریر کیا گیا ہے۔

تنبیہ: حکیم الامۃ احمد یارؒ نے ''نعیمی'' میں بیمہ کے ذکر میں لفظ روپیہ استعمال کیا، جو چاندی کا تھا اور اس پر حکم لگایا نہ کہ کرنسی نوٹ پر۔ اور قبل ازیں اسی نعیمی میں نوٹ کو کاغذ کہا اور اسکے چاندی ہونے کا انکار فرمایا نیز قبلئہ عالمؒ نے اپنے فتویٰ میں بھی یہی لکھا۔

ازروءِ مضمون ہٰذا معلوم ہوا کہ اس پر اجماع ہے کہ جس کام میں دوطرفہ شرط کے سبب شرط ہارنے والے

(یعنی مغلوب) کا مال شرط جیتنے والے (یعنی غالب) کو ملیگا، وہ کام جوا ہونے کے سبب حرام ہوگا۔ اور اس پر بھی اجماع ہے کہ جس کام میں شرط من الطرفین نہ ہوگی، خواہ یک طرفہ شرط موجود ہو وہ کام جوا (قمار) نہ ہوگا۔

آیا بیمہ میں ایسی کوئی بات ہوتی ہے؟ یعنی دو طرفہ شرط، جو بنیاد ہے اس لین دین میں حرمت کی۔ اور اسکی وجہ سے ایسے کام کو "المیسر" فرمایا۔

---۔ <<< نتیجہ یہ آیا کہ بیمہ قمار نہیں ! >>> ---۔

قومی بچت کی سکیمیں۔

یہ ادارہ کیوں بنایا گیا:

لوگ فضول خرچی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ قلیل آمدنی کے باوجود ضائع کرنے کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔ بچت کرنے کی بجائے بے جا رقوم خرچ کرتے ہیں۔ انجامِ کار محتاجی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مستقبل کی تعمیر کی خاطر لوگ اپنی آمدن میں سے اگر کچھ نہ کچھ پس انداز کریں تو آگے چل کر یہی اندوختہ انکے کام آئے

لوگ کسی قدر سرمایہ کے مالک ہوتے ہیں۔ مگر سرمایہ کاری نہیں جانتے۔ اگر اپنا سرمایہ روزی کمانے کیلئے کام میں لائیں تو اپنی پونجی گنوا بیٹھتے ہیں۔ اسطرح بجائے خوش حالی کے مزید بدحالی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

لوگ عمر رسیدہ ہو چکے ہوتے ہیں، انکی اولاد کے اپنے مسائل اور اپنی ترجیحات ہوتی ہیں۔ اسطرح بڑھاپے میں اصل سرمایہ زندگی کے بقیہ ماہ و سال گزارنا ممکن نہیں ہوتا اور خود کوئی ذریعہء روزگار، بسبب کہولت کے اپنا نہیں سکتے۔

قوم کے اسطرح کے مسائل کو دیکھ کر حکومت نے انکے مفادِ عامہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک ایسا ادارہ تشکیل دیا جو لوگوں سے رقم لیکر اسطرح کام میں لائے کہ گورنمنٹ کو بھی ملکی معاملات نمٹانے کے لئے رقم میسر آئے اور صاحب المال کو بھی فائدہ پہنچایا جا سکے۔ اس ادارہ کو "ادارہ برائے قومی بچت" (NSC) کہتے ہیں۔ اس میں لوگوں کی جمع شدہ رقوم گورنمنٹ ان مدات میں لگاتی ہے جو پیداواری ہیں۔ مثلاً، پل سڑکات، جن سے ٹول ٹیکس حاصل ہوتا ہے۔ تفریح گاہیں، عمارات، پیٹرول درآمد کرنا وغیرہ۔ ملکی مالی امور اگر نوٹ چھاپ کر نمٹائے جائیں تو کئی طرح کی خرابیاں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ قرض لیکر گزارہ کرنا بھی بہت نقصان دہ ہوتا ہے۔ لہٰذا لوگوں کو بچت اور سرمایہ کاری؛ ایک محفوظ اور منافع بخش سرمایہ کاری کرنے پر آمادہ

کر کے انکے سرمایہ سے ہونے والی آمدن سے انہیں روزگار مہیا کرنے کا کام قابلِ تحسین سمجھا جانا چاہئے۔

جسطرح کہ گورنمنٹ ایمپلائیز کی تنخواہ (salari) سے کچھ رقم منہا کر کے سرمایہ کاری کرنا اور ریٹائرمنٹ پر انہیں ایک بڑی رقم یکمشت ادا کرنا عملِ مستحسن ہے۔

چونکہ یہ ادارہ باہمی مفاد کے نظریہ کے تحت کام کرتا ہے، لوگوں کی رقوم نہ تو قرض ہوتی ہیں اور نہ ہی جوا بنتی ہیں، لہذا نہ ہی الربوا (سود) اور نہ ہی المیسر۔ بلکہ سرمایہ کاری ہے۔ جیسا کہ روزنامہ ایکسپریس ملتان مؤرخہ ۱۷ مئی ۲۰۱۸ء، ۹پر، NSC کے zonal head جناب ساجد منصور حفیظ صاحب کے شائع ہونے والے article میں انہوں نے لکھا: نیشنل سیونگز کی تمام سکیمیں منافع بخش ہیں اور انمیں سرمایہ کاری بھی محفوظ ہے۔ اس سے پتہ چلا قومی بچت میں سرمایہ کاری، نہ قرض ہے اور نہ ہی جوا۔

اگر قرض کے معاملہ میں غور کریں تو:

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ۔

حضرت علی المرتضیٰ، ابن مسعود، ابن عمر، فضالۃ بن عبید (صحابہ)

امام اعظم ابوحنیفۃ، المغیرہ، عطاء بن یعقوب (تابعین)

مالک، ترمذی، نسائی۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

امام ابوبکر الجصاص، الزجاج، محمد امین الشامی، بحر الرائق، عبدالحق الدہلوی، صاحب تنویر، احمد بن محمد القدوری، قبلۃ العالم مہر علی شاہ، احمد رضا السنی، امجد العلی السنی رضی اللہ عنہم اجمعین، فتوی ھندیہ اور دائرۃ المعارف الاسلامیہ کے حوالہ جات "نوٹ کے زمانہ میں ربوا" (من ہذا س) میں درج ہو چکے کہ:

"مقرض (قرض دینے والا) کوئی سی بھی منفعت کے پانے کی شرط پر قرض دے تو وہ منفعت سود ہوگی اور اگر مستقرض (قرض لینے والا) خود کوئی منفعت مہیا کرے تو نہ صرف یہ کہ یہ سود نہ ہوگی بلکہ شکریہ اور تحفہ ہوگی۔

اسپر دلیل:

(۱)...وقد قال ﷺ للوزان فی ثمن سراویل اشتراہا: "زِن وأرجح! [شلوار ادھار خریدی تھی، ادائگی کے وقت ثمن تول کر دینے والے سے فرمایا: تول اور جھکتا تول۔ (ترمذی، نسائی)

(۲) کسی نے ابن مسعود سے عرض کی: میں نے کسی سے ۵۰۰ درہم قرض لیے تھے۔ شرط یہ تھی کہ میرا

گھوڑا، وہ شخص استعمال کریگا۔ آپنے جواب دیا: جس قدر وہ تیرا گھوڑا استعمال کریگا اتنا سود ہوگا۔ (بیہقی)

(۳) قال ابن عمر رضی اللہ عنہما: القرض الیٰ اجلٍ، لابأس بہ۔ وان اعطیٰ افضل من دراہمہ "مالم یشترط"

(۴) المغیرۃ قال قلتُ لابن عمر: انّی اسلف جیرانی فیقضونی اجود من دراہمی؟ قال: لابأس بہ مالم تشترط

(۵) عطاء بن یعقوب، قال: استسلفَ منی ابنُ عمر الف دراہم فقضانی اجود من دراہمی وقال، ماکان فیہا من فضلٍ فہو نائلٌ منی الیک، اتقبلہٗ؟ قلت نعم۔ (بخاری)

(٦) ابن عمر نے فرمایا:... (مقروض گر) تیرے دیے سے کم ادا کرے، تو نے لیلیا تو تجھے ثواب ملیگا اور اگر اسنے اپنی خوشی سے بہتر (زیادہ) ادا کیے، تو یہ ایک شکریہ ہے جو اسنے ادا کیا۔ (بہار شریعت، مؤطا مالک)

اسی طرح جوا کا مسئلہ میں بھی علماءِ اسلام کا حوالہ پیش کیا گیا۔ اس طرح کل عام و خاص مسلم کو اپنی معلومات کی اصلاح کا بہترین موقع میسر کیا گیا ہے ہر صلح کار کے لئے۔

امرٌ یقینٌ:

اصغر العباد راقم الحروف جو کچھ کہ تصنیف کرتا ہے پوری ذمہ داری کے ساتھ اصل کتب کے مطالعہ کے بعد لکھتا ہے۔ مختلف اداروں یعنی قومی بچت، انشورنس کمپنیاں بینکس اور اقتصادیات کے معلم، پروفیسرز سے مکالمہ کے بعد حیطہءِ تحریر میں لاتا ہے۔ یہ مضمون چونکہ حلّت و حرمت سے براہراست متعلق ہیں، اسلئے اس محدود وسائل و ذرائع کے حامل محمد نبراس کا محکم علم اور مستحکم اعتقاد والے قابلِ صد احترام اہل اسلام سے التماس ہے کہ اگر پیش کردہ شدہ اصول و قواعد اور دلائل کے علاوہ کوئی مواد ہو جو اسکے خلاف واضح اور مضبوط دلیل بنتا ہو تو اس محتاج الیٰ اللہ والیٰ الرسول کی مدد اور نصیحت کے ارادہ سے مہیا کریں۔ جہاں سوءِ فہم یا خطاً ہوئی ہوگی یہ ملتمس ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ یاد کریگا۔

محمد نبراس اصغر العباد، رحمہ اللہ ورسولہٗ فی العُدّۃ والمعاد۔

معرفت: خطیب مسجدِ جامع حضرت الشیخ الجامع۔ گھوٹوی روڈ، ملوک شاہ، بہاول پور کینٹ۔

مؤرّخہ: جمعرات، ۱۲، ذوقعدہ، ۱۴۳۹ھ۔ ۲٦، جولائی، ۲۰۱۸ء